5176CH04

باب 4

ثقافت اور سماجی میل جول

(Cultural and Socialisation)

© NCERT not to be republished

I

تعارف

’’سماج‘‘ کی طرح ’’ثقافت‘‘ کی اصطلاح کو بھی بار بار اور کبھی کبھی مبہم طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ زیادہ جامع طور پر اس کی تعریف کرنے اور اس کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں یہ باب ہمارے لیے مددگار ثابت ہوگا۔ روزمرہ کی بات چیت میں ثقافت یا تو فنون تک محدود ہے یا بعض طبقات یا ملکوں تک کی طرز زندگی کا اشارہ کرتی ہے۔ ماہرین سماجیات اور ماہرین انسانیات ان سماجی سیاق وسباق کا مطالعہ کرتے ہیں جس میں ثقافت کا وجود قائم ہے۔ وہ ثقافت کو الگ طرح سے لیتے ہیں اور اس کے مختلف پہلوؤں کے درمیان پائے جانے والے رشتوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جس طرح سے آپ کو نا معلوم مقام یا علاقے کا پتہ لگانے کے لیے ایک نقشے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح سماج میں برتاؤ یا طرز عمل اختیار کرنے کے لیے آپ کو ثقافت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ثقافت ایک عام فہم وفراست ہے جس کو سماج میں دیگر افراد کے ساتھ سماجی بین عمل کے ذریعہ سمجھا

سرگرمی 1

آپ اپنی ثقافت میں کسی دوسرے شخص کا استقبال کیسے کریں گے؟ کیا آپ مختلف افراد (دوستوں، بزرگوں، رشتہ داروں، مخالف جنس، دیگر گروپوں کے افراد) کا الگ الگ طرح سے استقبال کریں گے؟ جب آپ کسی فرد کا استقبال کس طرح کیا جائے، اس بارے میں نہ جانتے ہوں تب اس طرح کی عجیب سی صورتحال پیش آنے کے بارے میں آپ مذاکرہ کریں۔ کیا ایسا اس لیے ہوا کہ آپ کو ایک مشترکہ ثقافت کا تجربہ نہیں تھا؟ لیکن اگلے وقت آپ جانیں گے کہ آپ کو کیا کرنا ہے، آپ کے ثقافتی علم میں یہاں سے توسیع ہوتی ہے اور یہ خود بخود نئے سرے سے منظّم ہوتی ہے۔

اور فروغ دیا جاسکتا ہے۔ کسی گروپ کے اندر عام فہم وفراست دوسروں سے اسے الگ کرتی ہے اور اس کی شناخت عطا کرتی ہے۔ پھر بھی ثقافت کبھی بھی آخری شے نہیں ہوتی۔ یہ ہمیشہ تبدیل ہوتی رہتی ہے اور اس کا ارتقاء ہوتا رہتا ہے۔ اس کے عناصر میں مسلسل جوڑنے، حذف ہونے، توسیع ہونے اور سکڑنے اور از سر نو تنظیم کا عمل ہوتا رہتا ہے۔ اس کے سبب ثقافت عمل کاری اکائی کی شکل میں حرکی رہتی ہے۔

دوسروں کے ساتھ عام فہم کو فروغ دینے اور اشاروں اور علامتوں سے وہی معنی اخذ کرنے کی افراد کی صلاحیت دیگر حیوانوں سے انسانوں کو الگ کرتی ہے۔ معنی کی تخلیق کرنا ایک سماجی خوبی ہے جسے ہم خاندانوں، گروپوں، اور کمیونٹیوں میں رہنے والے دیگر افراد کے ساتھ رہ کر سیکھتے ہیں۔ ہم مختلف سماجی ماحول میں فیملی کے ممبران، دوستوں اور رفیق کاروں کے ساتھ بین عمل کے ذریعہ لوازمات اور تکنیکوں کے ساتھ ساتھ غیر مادی اشاروں اور علامتوں کا استعمال کرنا سیکھتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر علم منظّم طریقے سے بیان کیا جاتا ہے اور یا تو زبانی طور پر یا کتابوں کے ذریعہ پہنچتا ہے۔

مثال کے لیے درج ذیل بین عمل (Interaction) پر غور کریں۔ اس بات پر توجہ دیں کہ کس طرح الفاظ اور چہرے کے تاثرات، بات چیت میں معنی کی ترسیل کرتے ہیں۔

ان معلومات سے ہمیں سماج میں اپنے کرداروں اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ آپ حیثیت اور کرداروں کا مطالعہ پہلے ہی کر چکے ہیں۔ فیملی میں جو سیکھتے ہیں وہ ابتدائی سماج کاری ہے۔ جبکہ اسکول اور دیگر اداروں میں جو معلومات حاصل ہوتی ہیں وہ ثانوی سماج کاری ہے۔ ہم اس باب میں زیادہ تفصیل کے ساتھ بات کریں گے۔

II

متفرق ماحول، مختلف ثقافتیں (Diverse Settings, Different Cultures)

انسان متفرق قدرتی ماحول جیسے پہاڑوں اور میدانوں میں، جنگلوں اور صاف جگہوں، ریگستانوں اور ندی وادیوں، جزیروں اور خشکی (براعظم) میں رہتا ہے۔ انسان مختلف سماجی گنجانی جگہوں جیسے کہ گاؤں، قصبوں اور شہروں میں سکونت اختیار کرتا ہے۔ انسان قدرتی اور سماجی حالات کا سامنا کرنے کے لیے مختلف ماحول میں، الگ الگ حکمت عملی اپناتا ہے۔ اس سے متنوع طرز زندگی یا ثقافتیں ابھرتی ہیں۔

ہندوستان میں تامل ناڈو اور کیرالا کے ساحل اور ساتھ ہی ساتھ انڈمان ونکوبار جزائر کے بعض حصوں کو متاثر کرنے والی 26 دسمبر 2004 کو آئی سونامی کی تباہیوں کے دوران سامنا کرنے

© NCERT not to be republished

مسافر آٹو ڈرائیور سے کہتا ہے: اندرانگر؟ فعل جو کہ ترسیل کرتا ہے۔ سوال ''بارتھیرا؟''، یعنی کیا آپ چلیں گے؟ یہ آنکھوں کے اشارے میں مضمر ہے۔ اگر جواب 'ہاں' میں ہے تب ڈرائیور پچھلی سیٹ کی سمت میں اپنے سر کو جنبش دیتا ہے۔ اگر جواب نا میں ہوا (جو کہ اکثر معاملے میں ممکن ہوسکتا ہے جیسا کہ ہر بنگلور کا باشندہ جانتا ہے) تب وہ وہاں سے چلا جائے گا یا وہ برا سا منہ بنائے گا جیسے کوئی غلط بات سن لی ہو یا مسکراہٹ کے ساتھ اپنا سر ہلاتا ہے۔ جیسے کہ ''ساری'' کہہ رہا ہو۔ یہ سب اس وقت کی کیفیت پر منحصر ہے۔

بحث کیجیے کہ کس طرح قدرتی مناظر ثقافت کو متاثر کرتے ہیں

کے لیے اپنائے گئے میکانیت میں فرق سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ براعظم (اصل زمین) اور جزائر کے لوگ نسبتاً جدید طرز زندگی سے مربوط ہیں۔ جزائر کے ماہی گیر اور خدماتی عملہ باخبر نہیں تھے اور اسی لیے انھیں بڑے پیمانے پر تباہی اور ہلاکت کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسری طرف جزائر میں رہنے والی انتہائی قدیم قبائلی کمیونٹیاں جیسے اونگ، جروا، گریٹ انڈمانی (Andamanese) یا Shompens جن کی جدید سائنس اور ٹکنالوجی تک رسائی نہیں ہے، نے اپنے تجربات کی بنیاد پر قدرتی حادثات کا اندازہ پہلے ہی سے کر لیا اور اونچے علاقوں پر جا کر خود کو محفوظ کیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جدید سائنسی اور تکنیک تک رسائی سے ہی جدید ثقافتیں جزائر کی قبائلی ثقافتوں سے بہتر نہیں ہو جاتیں۔ لہٰذا ثقافتوں کو درجہ بند نہیں کیا جا سکتا بلکہ قدرت کے ذریعہ عائد کیے گئے دباؤ کا سامنا کرنے کی ان کی اہلیتوں کی اصطلاح میں کافی یا نا کافی کے طور پر فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ مباحثہ کریں کہ کس طرح قدرتی ماحول ثقافت کو متاثر کرتے ہیں۔

سرگرمی 2

اپنے علاقے کے سوا کسی دیگر علاقے کے بارے میں دریافت کریں کہ قدرتی ماحول، کھانے پینے کی عادتوں رہنے کے ڈھنگ، ملبوسات اور دیوی دیوتاؤں کے پوجا کرنے کے طریقے پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔

ثقافت کی تعریف

عموماً ثقافت لفظ کا استعمال کلاسیکی موسیقی، رقص اور مصوری میں تجربہ و تربیت کی بنیاد پر شائستہ ذوق بیدار کرنے کے حوالے سے کیا جاتا ہے۔ یہ شائستہ ذوق ہی انھیں ''غیر مہذب'' عام لوگوں سے الگ کرتا ہے۔ حتیٰ کہ آج بھی کچھ چیزوں کے بارے میں ہم ایسا دیکھتے ہیں جیسے کہ بعض لوگ کافی کو چائے کے مقابلے ترجیح دیتے ہیں۔

سرگرمی 3

لفظ ثقافت کے لیے ہندوستانی زبانوں میں اس کے مترادف لفظ کی شناخت کیجیے یہ کس سے تعلق ظاہر کرتا ہے؟

اس کے برعکس ماہرین سماجیات ثقافت کو اس طرح نہیں دیکھتے جو افراد میں امتیاز کرے بلکہ اسے ایک طرز زندگی مانتے ہیں جس میں سماج کے سبھی افراد شریک ہیں۔ ہر ایک سماجی تنظیم اپنی خود کی ثقافت کو فروغ دیتی ہے۔ ثقافت کی ایک ابتدائی انسانیاتی تعریف ایک برطانوی دانشور ایڈورڈ ٹیلر نے کی تھی: ''ثقافت یا تمدن (Culture or Civilisation) کو اس کے وسیع نسل نگاری مفہوم میں لیا جاتا ہے جو کہ کافی پیچیدہ ہے اور جس میں علم، عقیدہ، فن، اخلاقیات، قانون، رسم اور کوئی دیگر اہلیتیں اور عادات جو سماج کے ممبر ہونے کی حیثیت سے کسی فرد کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہیں، شامل ہیں (ٹیلر 1871I:1)۔

بحث کریں کہ کس طرح درج ذیل تصویر ایک طرز زندگی کی شبیہ پیش کرتی ہے

© NCERT not to be republished

دونسلوں کے بعد انسانیات کے ''مکتب تفاعل'' کا بانی پولینڈ برونسلا میلینو وسکی (Bronislaw Malinowski) (1884 تا 1942) لکھتا ہے کہ ''ثقافت موروثی، انسانی ہنرمندی ، اشیاء، تکنیکی عمل، تصورات، عادت اور اقدار پر مشتمل ہوتی ہے۔'' (میلینو وسکی 46: 621 : 1931)

کلف فورڈ گرٹز (Clifford Geertz) گرٹز نے تجویز پیش کی ہے کہ ہم انسانی عمل کو کتاب میں دیے گئے الفاظ کی طرح دیکھتے ہیں اور ان میں یہ پیغام دیتے ہوئے پاتے ہیں، ''انسان وہ حیوان ہے جو خود کے بنے ہوئے معنویت 9 کے جال میں پھنسا ہوا ہے۔ میں ثقافت کو ان جالوں کے طور پر مانتا ہوں..........'' تلاش اتفاقی توضیح کی نہیں ہے بلکہ ایسی توضیحی تعریف کی ہے جس کے معنی نکلتے ہوں (گرٹز 1973:5)۔

اسی طرح لیسلی (Leslie) وہائٹ نے ثقافت پر قابل موازنہ تاکید کرتے ہوئے اسے معروف حقیقت میں حسن کا اضافہ قرار دیا ہے۔ اس کے لیے مخصوص ذرائع سے حاصل ہونے والے مقدس پانی کے سلسلے میں لوگوں کی مثال کا استعمال کیا ہے۔

کیا آپ نے میلینو وسکی کی تعریف میں کسی ایسی چیز پر غور کیا ہے جو ٹائلرس کی پیش کی گئی تعریف میں نہیں ہے؟

فن کے ذکر کے علاوہ ٹیلر کے ذریعہ درج فہرست کی گئی مساوی چیزیں غیر مادی ہیں۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ٹائلرس نے خود کبھی مادی ثقافت پر غور نہ کیا ہو۔ درحقیقت وہ میوزیم کا ایک نگراں تھا اور اس کی زیادہ تر انسانیاتی تحریر پوری دنیا میں پائی جانے والی ہنرمندیوں وضاعی کی جانچ پڑتال پر مبنی تھی۔ حالانکہ اس نے کبھی ان کا دورہ نہیں کیا تھا۔ اب ہم اس کی ثقافت کی تعریف کو اس کے بالواسطہ یا ان چھوٹے اور مجرد جہتوں پر غور کرتے ہوئے ایک کوشش کے طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ اس طرح ان سوسائٹیوں کی جامع فہم حاصل کی جاسکتی ہے جن کا وہ مطالعہ کر رہا تھا۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران میلینو وسکی مغربی بحرالکاہل کے علاقے کے ایک جزیرے میں نادار سا پھنس گیا تھا اور یہیں سے سماج جس کا وہ مطالعہ کر رہا تھا کے ساتھ ایک توسیعی مدت کے لیے اس نے باقی رہ جانے کی قدر دریافت کی۔ اس سے ''فیلڈ ورک'' (حلقہ جاتی تحقیق) کی روایت قائم ہوئی جس کے بارے میں آپ باب 5 میں مطالعہ کریں گے۔

انسانیاتی مطالعات میں ثقافت کی متعدد توضیحات صلفرڈ کروبیر اور کلاسئے کلوک ہوہیمن (ریاست ہائے متحدہ کے ماہرین انسانیات) کے ذریعہ ''کلچر: اے کرٹیکل ریویو آف کنسپٹس اینڈ ڈیفینیشن'' کے عنوان سے 1952 میں چھپے ایک جامع سروے میں دی گئی ہیں۔ مختلف تعریفوں کے کچھ نمونے نیچے دیے جا رہے ہیں:

ان تعریف کا موازنہ یہ دیکھنے کے لیے کریں کہ ان میں سے کون سی تعریف زیادہ قابل قبول ہے۔

آپ پہلے بار بار استعمال ہونے والے الفاظ ''طریقہ'' ''سیکھنا'' اور ''برتاؤ'' پر غور کرتے ہوں گے۔ تاہم، اگر آپ یہاں نظر ڈالیں کہ ہر ایک کا استعمال کیسے کیا گیا ہے تب آپ پائیں گے کہ خصوصی معنی سے اگر گریز کیا جائے تو اس پر اثر پڑسکتا ہے۔ پہلا جز و جملہ ذہنی طریقوں کی دلالت کرتا ہے جبکہ دوسرا زندگی گزارنے کے مکمل طریقے کی نشاندہی کرتا ہے۔ تعریف (d) ، (e) اور (f) میں ثقافت پر زور دیا گیا ہے جو گروپوں میں اور آگے نسلوں میں منقسم ہوتی رہتی ہیں اور آگے

ثقافت

(a)	سوچنے، محسوس کرنے اور ماننے کا ایک طریقہ ہے۔
(b)	لوگوں کے جینے کا ایک مکمل طریقہ ہے۔
(c)	برتاؤ کی تجریدیت ہے۔
(d)	سیکھا ہوا برتاؤ ہے۔
(e)	جمع شدہ آموزش کا ذخیرہ ہے۔
(f)	سماجی ترکہ ہے جو کہ فرد اپنے گروپ سے حاصل کرتا ہے۔
(g)	بار بار واضح ہونے والے مسائل کا ایک معیار بند شناسائی یا شناخت رخ کا مجموعہ ہے۔
(h)	برتاؤ کے معیاری انضباط کی ایک میکانیت ہے۔

جاری رہتی ہیں۔ آخری دو تعریفوں میں ثقافت کا حوالہ برتاؤ منضبط کرنے کے معنی میں ہے۔

لفظ ''ثقافت پر مشتمل اجزائے جملہ کی ایک فہرست بنائیے۔ اپنے دوستوں اور فیملی سے پوچھئے کہ ثقافت سے ان کی مراد کیا ہے؟ ثقافتوں میں امتیاز کے لیے وہ کون سی کسوٹی کا استعمال کرتے ہیں۔

سرگرمی 4

ان تعریفوں کا موازنہ یہ دیکھنے کے لیے کیجیے کہ ان میں سے ان کے مجموعے سے آپ سب سے زیادہ قابل قبول یا اطمینان بخش تعریف کسے سمجھتے ہیں۔ آپ لفظ ثقافت کے جانے پہچانے استعمال کو درج فہرست کرنے کے ذریعہ ایسا کرسکتے ہیں (اٹھارہویں صدی میں لکھنؤ کی ثقافت (تہذیب) مہمان نوازی کی ثقافت یا زیادہ استعمال کی جانے والی مغربی تہذیب ...... کا استعمال کرسکتے ہیں، کون سی تعریف پر ایک سے بہتر تاثرات پیش کرتی ہے۔

ثقافت کی جہات

ثقافت کی تین جہات زیادہ نمایاں ہیں:

(i) وقوفی (Congnitive): یہ ہماری دیکھی یا سنی گئی باتوں کو عمل میں لانے کے لیے آموزشی عمل کی دلالت کرنا ہے (اپنے سیل فون کی گھنٹی کو پہچاننا، ایک سیاست داں کے کارٹون کی شناخت)۔

(ii) اقداری (Normative): اس کا تعلق کردار اخلاقیات سے ہے (دوسرے لوگوں کے خطوط کو نہ کھولنا، کسی کی موت پر آخری رسوم انجام دینا)۔

(iii) مادی (Material): اس میں کوئی بھی ایسی سرگرمی شامل ہے جو مادی ذرائع کے استعمال سے ممکن ہو۔ مادی میں اوزار یا مشینیں بھی شامل ہیں۔ مثالوں میں انٹرنیٹ پر بات چیت (Chatting)، فرش پر کالم وضع کرنے کے لیے چاول کے آٹے کی لیئی (Paste) کا استعمال شامل ہے۔

© NCERT not to be republished

آپ کو شاید ایسا لگے کہ مادی ثقافت بالخصوص فن کے بارے میں ہماری سمجھ وقوفی یا اقداری میدانوں میں علم حاصل کیے بغیر ادھوری ہے۔ یہ صحیح ہے کہ سماجی عمل کے بارے میں ہماری بڑھتی سمجھ ان تمام میدانوں میں ظاہر ہوگی۔ لیکن ہم پائیں گے کہ ایک کمیونٹی میں جہاں بعض کو خواندگی کی وقوفی مہارت حاصل ہے وہیں یہ بھی حقیقت ہے کہ کسی تیسرے فریق سے نجی خط پڑھوانے کی مثال موجود ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم نیچے دیکھتے ہیں ان میں ہر ایک میدان میں علاحدہ طور پر متعدد اہم بصیرتیں فراہم ہوتی ہیں۔

ثقافت کے وقوفی پہلو

(Cognitive Aspects of Culture)

کسی بھی شخص کے ذریعہ اپنی ثقافت کے وقوفی پہلوؤں کی شناخت اسی ثقافت کے مادی پہلوؤں (جو کہ حقیقی یا دکھائی دینے والے یا سنائی دینے والے ہیں) اور اس کے اقداری پہلوؤں (جس کی صراحت کی گئی ہے) کی پہچان کا موازنہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ وقوف کا تعلق فہم وفراست سے ہے کہ ہم اپنے ماحول سے حاصل ہونے والی سبھی معلومات کو کسی طرح سمجھتے ہیں۔ تعلیم یافتہ سماجوں میں تصورات کتابوں اور دستاویزوں میں نقل ہوتے ہیں جو لائبریریوں، اداروں یا محافظ خانوں (Archives) میں محفوظ ہوتے ہیں لیکن غیر تعلیم یافتہ سماجوں میں روایتی حصے یا حکایات یادداشت میں محفوظ رہتی ہیں اور زبانی منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ زبانی روایت کے ماہر پیشہ ور ہوتے ہیں جنہیں رسوم یا تہوار کے مواقع پر سنانے اور یاد رکھنے کی تربیت حاصل ہوتی ہے۔

آیئے غور کریں کہ کس طرح تحریر فن کی تخلیق اور استعمال پر اثر انداز ہوتی ہے۔ والٹر اونگ نے اپنی اثر انگیز کتاب میں زبانی تحریری علم کے بارے میں 1971 کے مطالعے میں بیان کرتا ہے کہ 3000 موجودہ زبانوں میں صرف 78 فیصد میں ادب موجود ہے۔ اونگ نے رائے ظاہر کی کہ مادی اشیاء جنہیں تحریر نہیں کیا گیا ہے ان کی کچھ معین خصوصیات ہوتی ہیں۔ اسے یاد رکھنے کے لیے آسان بنانے کی غرض سے الفاظ کو بار بار استعمال کرنا پڑتا ہے۔ کسی غیر معروف ثقافت کے تحریری متن کے پڑھنے والوں کے مقابلے زبانی کارکردگی کے سامعین زیادہ آخذ یعنی قبول کرنے والے اور زیادہ دلچسپی لینے والے ہوسکتے ہیں۔ متون کو جب لکھا جاتا ہے تب وہ زیادہ پختہ و مفصل بن جاتے ہیں۔

ہمارے جیسے سماجوں میں تاریخی طور پر خواندگی صرف زیادہ مراعات یافتہ افراد کو دستیاب کرائی گئی ہے۔ سماجیاتی مطالعات میں اکثر یہ پتہ لگایا جاتا ہے کہ جن خاندانوں سے کوئی بھی فرد کبھی اسکول نہیں گیا ہو، وہاں پر خواندگی کو لوگوں کی زندگی کے لیے کیسے موافق و معقول بنائی جاسکتی ہے۔ اس سے غیر متوقع جواب بھی مل سکتا ہے جیسے ایک سبزی بیچنے والے کے ذریعہ یہ پوچھ لیا جائے کہ اسے حروف تہجی جاننے کی کیا ضرورت ہے جبکہ وہ ذہنی طور پر شمار کرسکتا ہے کہ اس کے گاہوں کو اسے کیا دینا ہے؟

معاصر دنیا میں ہمیں تحریر سے بھی کہیں آگے آڈیو اور بصری ریکارڈوں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ ہندوستانی کلاسیکی موسیقی کے طلباء ابھی بھی جو کچھ وہ سیکھتے ہیں اسے تحریر کرنے میں دلچسپی لینے کے بجائے اپنی یادداشت میں محفوظ رکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ہمیں اب بھی الیکٹرانک میڈیا، کثیر

چینلوں، فوری رسائی اور سرفنگ کے اثرات کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل نہیں ہیں۔ کیا آپ کے خیال میں یہ نئی شکلیں ہماری وسعت، توجہ اور وقوفی ثقافت پر اثر انداز ہوتی ہیں؟

ثقافت کا اقداری پہلو
(Normative Aspects of Culture)

اقداری جہات میں لوگ رواج، ریت رواج، رسوم، روایات اور قوانین شامل ہیں۔ یہ اقدار یا اصول ہی ہیں جو مختلف سیاق و سباق میں سماجی برتاؤ کو راہ دکھاتے ہیں۔ سماج کاری (Socialisation) کے نتیجے میں ہم اکثر سماجی معیار یا پیمانوں کو اپناتے ہیں کیونکہ ہم ان کا استعمال عمل انجام دینے میں کرتے ہیں۔ سبھی سماجی معیار منظوریوں سے وابستہ ہوتے ہیں جس سے تقلید کو بڑھاوا ملتا ہے۔ سماجی کنٹرول کے بارے میں ہم باب 2 میں پہلے ہی بحث کر چکے ہیں جبکہ معیارات ایک غیر واضح اصول ہوتے ہیں، قوانین واضح اور مفصل اصول ہوتے ہیں۔ فرانسیسی ماہر سماجیات پیرے بورڈیو ہمیں یاد دلاتا ہے کہ جب ہم کسی دیگر ثقافت کے معیار جاننے کی کوشش کرتے ہیں تو ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ بعض غیر واضح فہم ہوتی ہیں۔ مثال کے لیے اگر کوئی شخص اسے دی گئی کسی چیز کے لیے شکر گزار ہونا چاہتا ہے تو اسے بہت زیادہ تیزی کے ساتھ واپسی ہدیہ (Return Gift) نہیں پیش کرنا چاہیے۔ یا ایسا نہیں لگنا چاہئے وہ قرض سے چھٹکارہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ دوستانہ جذبات کا اظہار نہیں ہوگا۔

قانون حکومت کے ذریعہ اصول یا کلیہ کے طور پر دی گئی ایک رسمی منظوری ہے جس کی پابندی شہریوں کے ذریعہ کی جانی ضروری ہے۔ قوانین واضح اور پورے سماج کے لیے قابل اطلاق ہوتے ہیں اور ان کی خلاف ورزی کیے جانے پر تعزیر و سزا ہوسکتی ہے۔ اگر آپ اپنے گھر میں بچوں کو شام ہونے پر گھر سے باہر رہنے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں تب یہ معیار ہے۔ یہ صرف آپ کی فیملی کے لیے ہے اور سبھی خاندانوں پر اس کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔ تاہم اگر آپ کو کسی دوسرے کے گھر سے سونے کا ہار چراتے ہوئے پکڑا جائے تب آپ نے عام طور پر منظور شدہ نجی جائیداد سے متعلق قانون کی خلاف ورزی کی ہے اور اس کے لیے آپ کو عدالتی کارروائی کے بعد سزا کے طور پر جیل بھیجا جاسکتا ہے۔

قوانین جو کہ ریاست کے اقتدار سے اخذ کیے گئے ہیں ان کی زیادہ رسمی تعریف قابل قبول برتاؤ ہے۔ جبکہ مختلف اسکول طلباء کے لیے مختلف معیار قائم کرتے ہیں۔ قانون ریاست کے اقتدار کو قبول کرنے والے سبھی افراد پر نافذ ہوتا ہے۔ قانون کے برعکس معیار حالات کے مطابق الگ الگ ہوسکتے ہیں۔ سماج کے ذی اثر طبقات پر اسی درجے کے معیار لاگو ہوتے ہیں۔ اکثر یہ معیارات فرق کرنے والے یا امتیازی ہوتے ہیں۔ مثال کے لیے وہ معیارات جس کے تحت ایک ہی کنوئیں یا برتن سے دلتوں کو پانی پینے کی یا عورتوں کو عوامی مقامات پر آزادی سے گھومنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔

ثقافت کے مادی پہلو
(Material Aspects of Culture)

مادی پہلو، اوزاروں، تکنیکوں، مشینوں، عمارتوں اور نقل و حمل کے ذرائع کی دلالت کرتا ہے، ساتھ ہی ساتھ اس سے مراد پیداوار اور مواصلات کے لوازمات بھی ہیں۔ شہری علامتوں میں موبائل فون میوزک سسٹم، کاروں اور بسوں، ATMs (خود کار شمار کنندہ مشینیں) ریفریجریٹر اور کمپیوٹروں کا روز مرہ

زندگی میں وسیع استعمال ٹکنالوجی پر انحصار کو ظاہر کرتا ہے۔ دیہی علاقوں میں بھی ٹرانزسسٹر ریڈیو کا استعمال آبپاشی کے لیے زمین کے نیچے سے پانی اوپر اٹھانے کے الکٹرک موٹر پمپوں کا استعمال پیداوار بڑھانے کے لیے تکنیکی ساز و سامان کو اپنائے جانے کو ظاہر کرتا ہے۔

مختصراً ثقافت کی دو اہم جہات ہیں: مادی اور غیر مادی۔ جبکہ وقوفی اور اقداری پہلو غیر مادی ہیں، مادی جہت پیداوار بڑھانے اور معیار زندگی اوپر اٹھانے کے لیے اہم ہیں۔ ثقافت کے مربوط کاموں کے لیے مادی اور غیر مادی جہات کو ایک ساتھ مل کر کام کرنا چاہئے لیکن جب مادی یا تکنیکی جہات تیزی سے بدلتے ہیں تب اقدار اور معیارات کے لحاظ سے غیر مادی پہلو کافی پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اس سے اس وقت ثقافتی پسماندگی کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے جب غیر مادی جہات ٹکنالوجی کی پیش رفت کا ساتھ دینے میں اہل نہیں ہو پاتے۔

ثقافت اور شناخت
(Culture and Identity)

شناخت یا پہچان وراثت میں نہیں ملتی بلکہ یہ فرد اور گروپ دونوں کے ذریعہ ان کے دوسروں کے ساتھ رشتوں سے وضع ہوتی ہے۔ فرد کے لیے اس کے ذریعہ ادا کیے جانے والے سماجی کردار ہی اسے پہچان عطا کرتے ہیں۔ جدید علاج میں ہر ایک فرد متعدد کرداروں کو انجام دیتا ہے۔ مثال کے لیے فیملی میں فرد ماں یا باپ یا ایک بچہ ہوسکتا ہے لیکن ہر ایک مخصوص کردار کے لیے اس کی خاص ذمہ داریاں اور قوتیں ہوتی ہیں۔

یہ کافی نہیں ہے کہ کرداروں کو ڈھالا جائے بلکہ ان کو تسلیم کیا جانا اور ان کا اعتراف کیا جانا بھی ہوتا ہے۔ اسے اکثر کردار ادا کرنے والے افراد کے ذریعہ استعمال کی جانے والی مخصوص زبان کو تسلیم کرنے کے ذریعہ انجام دیا جاسکتا ہے۔ اسکولوں میں طلباء کے پاس اپنے ٹیچروں، دیگر طلباء کلاس کی کارکردگیوں سے رجوع کرنے کا اپنا خود کا طریقہ ہوتا ہے۔ اس زبان کی تخلیق کرنے کے ذریعہ جو ایک رمز (Code) کا بھی کام انجام دیتی ہے وہ معنی و مفہوم کی اپنی خود کی دنیا کی تخلیق کرتے ہیں۔ اس طرح خواتین بھی اپنی خود کی زبان کی تخلیق کے لیے جانی جاتی ہیں اور اس کے ذریعہ وہ مردوں کے کنٹرول سے باہر اپنے خود کے نجی مقام حاصل کرتی ہیں خاص طور پر دیہی علاقوں میں تالاب میں نہاتے وقت اور شہری علاقوں میں چھتوں پر کپڑے وغیرہ دھونے کے سلسلے میں جب وہ جمع ہوتی ہیں۔ کسی بھی ثقافت میں کئی ذیلی ثقافتیں ہوسکتی ہیں جیسے اشراف (Elites) اور کام کرنے والا نوجوان طبقہ۔ ذیلی ثقافتوں کی نشاندہی ان کے انداز، ذوق اور وابستگی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ مخصوص ذیلی ثقافتیں اپنی بولی، لباس، موسیقی کی مخصوص قسم کے لیے ترجیح دینے یا اس طریقے کے ذریعہ شناخت کی جاتی ہیں جس کی بنیاد پر وہ اپنے گروپ ممبران کے ساتھ بین عمل کرتے ہیں۔

ذیلی ثقافتی گروپ مربوط اکائیوں کے طور پر بھی عمل کرسکتے ہیں جو سبھی گروپ ممبران کو شناخت عطا کرتا ہے۔ ایسے گروپوں میں رہنما اور پیروکار ہوسکتے ہیں لیکن گروپ کے ممبران گروپ کے مقاصد سے بندھے ہوتے ہیں اور اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے مل جل کر کام کرتے ہیں۔ مثال کے لیے محلے پڑوس کے نوجواں ممبران اپنے آپ کو

© NCERT not to be republished

کھیلوں اور دیگر تعمیری سرگرمیوں میں مشغول رکھنے کے لیے کسی کلب کی تشکیل کر سکتے ہیں۔ اس طرح کی سرگرمیاں محلے میں ممبران کی مثبت شبیہ کی تخلیق کرتی ہیں اور اس سے ممبروں کو نہ صرف اپنی مثبت شبیہ بنانے میں مدد ملتی ہے بلکہ اس سے انھیں اپنی سرگرمیوں کو بہتر طور پر انجام دینے کی ترغیب ملتی ہے۔ گروپ کے طور پر ان کی شناخت کے تعین سے اہم تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ گروپ خود کو دوسرے گروپوں میں تفریق کرنے کا اہل ہوتا ہے اور آس پاس میں منظوری اور اعتراف حاصل کرنے کے ذریعہ اپنی خود کی شناخت کی تخلیق کرتا ہے۔

سرگرمی 5

کیا آپ کو اپنے آس پاس کے ذیلی ثقافتی گروپ کے بارے میں معلومات حاصل ہیں؟ ان کی شناخت آپ کیسے سکے؟

نسل مرکزیت (Ethnocentrism)

جب ثقافتیں ایک دوسرے کے رابطے میں آتی ہیں تبھی نسل مرکزیت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ نسل مرکزیت، دیگر ثقافتوں کے لوگوں کے برتاؤ اور عقائد کا تجزیہ کرنے میں اپنی خود کی ثقافتی قدروں کا اس میں اطلاق کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ثقافتی قدروں کو جنہیں معیار کے طور پر پیش کیا جاتا ہے دیگر ثقافتوں کے عقائد اور قدروں سے برتر سمجھا جاتا ہے۔ ہم نے باب 1 اور باب 3 میں دیکھا (خاص طور پر مذہب پر مباحثے کے سلسلے میں) ہے کہ کس طرح سماجیات تجربی ہے نہ کہ اقداری مضمون۔

نسل مرکزی موازنہ میں ثقافتی برتری کا احساس پنہاں ہے جن کا مظاہرہ نو آبادیاتی صورتحال میں واضح طور پر ہوا ہے۔ ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کو تعلیم کے موضوع پر Thomas Bobbington Macaulay کی معروف سرکاری یادداشت (Minute, 1835) میں نسل مرکزیت کی مثال پیش کی گئی ہے، وہ کہتا ہے، ہمیں اس وقت ایک ایسے طبقے کی تشکیل کی بھرپور کوشش کرنی ہے جو ہمارے اور ان کروڑوں لوگوں جن پر ہم حکومت کرتے ہیں، کے درمیان ترجمانی کر سکے۔ افراد کا یہ ایسا طبقہ ہے جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو لیکن مزاج، خیالات، طور طریقوں اور ذہنیت کے لحاظ سے انگریز ہو (مکھرجی 1948/1979:87 سے اقتباس) (خصوصی بیان شامل کیا گیا)۔

نسل مرکزیت، وسیع مشربیت (Cosmopolitan-ism) کے بالکل برعکس ہے جس میں دیگر ثقافتوں میں پائے جانے والے فرق و اختلاف کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، ایک وسیع مشربی نظریہ دوسرے لوگوں کے ذریعہ اپنائے جانے والے ان کے خود کے اقدار اور عقائد کی جانچ پڑتال کی جستجو نہیں کرتا بلکہ یہ مختلف ثقافتی میلان کی اپنے فرقے میں پذیرائی کرتا ہے اور اس کے لیے گنجائش پیدا کرتا ہے اور اپنی خود کی ثقافت کو مزید بہتر بنانے کے لیے ثقافتی مبادلہ اور لین دین کو فروغ دیتا ہے۔ انگریزی زبان اپنے ذخیرہ الفاظ میں غیر ملکی الفاظ کی مستقل شمولیت کے ذریعہ بین الاقوامی ترسیل کے ایک اولین ذریعہ کے طور پر ابھری ہے۔ ہندی فلم موسیقی کی مقبولیت مغربی پاپ میوزک کی دین سے اور ساتھ ہی ساتھ بھانگڑہ اور غزل جیسی ہندوستانی لوک اور نیم کلاسیکی شکلوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

© NCERT not to be republished

ایک جدید سماج، ثقافتی فرق کا قدر داں ہوتا ہے اور باہر سے آنے والے ثقافتی اثرات کے لیے اپنے دروازوں کو بند نہیں کرتا۔ لیکن اس طرح کے اثرات ہمیشہ ایک امتیازی طریقے سے ہم آہنگ لیے جاتے ہیں، جسے ملکی ثقافت کے عناصر کے ساتھ جوڑا جاسکتا ہے۔ نہ تو انگریزی زبان اپنی غیر ملکی شمولیت کے باوجود ایک علاحدہ زبان بنتی ہے اور نہ ہی ہندی فلم موسیقی دوسروں سے استفادے کی وجہ سے اپنا کردار کھوتی ہے۔ متنوع طرز، شکلیں، آوازیں اور ہنرمندی وصناعی کا انجذاب وسیع مشربی ثقافت کی شناخت فراہم کرتا ہے۔ ایک گلوبل دنیا میں جہاں مواصلات کے جدید ذرائع ثقافتوں کے درمیان دوریوں کو سمیٹ رہے ہیں، ایک وسیع مشربی نظریہ کسی کی خود کی ثقافت کو مزید خوشحال کرنے میں متنوع اثرات کی گنجائش پیدا کرتا ہے۔

ثقافتی تبدیلی (Cultural Change)

ثقافتی تبدیلی وہ طریقہ ہے جس میں سوسائٹیاں ثقافت کے اپنے انداز تبدیل کرتی ہیں۔ تبدیلی کے لیے قوت محرکہ (Impetus) داخلی یا بیرونی ہوسکتا ہے۔ داخلی اسباب کے لحاظ سے، مثلاً کاشتکاری یا زراعت کے نئے طریقے زرعی پیداوار کو کافی بڑھا سکتے ہیں جس سے غذائی صرف کی نوعیت اور زرعی کمیونٹی کی معیار زندگی میں زبردست تبدیلی پیدا ہوسکتی ہے۔ جبکہ دوسری طرف فتوحات یا نوآبادکاری (Colonisatic) کی شکل میں بیرونی مداخلت بھی ثقافتی رواجوں اور سماج کے کردار میں گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔

ثقافتی تبدیلی فطری ماحول میں تبدیلیوں دیگر ثقافتوں کے ساتھ رابطے یا عمل توافق کے ذریعہ واقع ہوتی ہے۔ فطری ماحول یا ماحولیات میں تبدلیاں لوگوں کے طرز زندگی میں شدید بدلاؤ پیدا کرتی ہیں۔ جنگل میں بسنے والی کمیونٹیاں قانونی بندشوں یا ان کی بھاری کمی کے سبب جنگل کی رسائی اور اس کی مصنوعات سے محروم ہیں۔ یہ باشندوں اور ان کی طرز زندگی پر زبردست طریقے سے اثر انداز ہوسکتی ہے۔ شمال مشرقی ہندوستان اور وسطی ہندوستان میں قبائلی کمیونٹیوں پر جنگلاتی وسائل کی بربادی سے بہت خراب اثر پڑتا ہے۔

چوکھٹے میں دیے گئے الفاظ پر غور کریں۔ کیا آپ نے اپنی بات چیت میں ان الفاظ کو استعمال کیا ہے؟

ہنگلش جلد ہی حاوی ہوسکتی ہے

کچھ ہنگلش الفاظ آج کل زیادہ چلن میں ہیں جس میں لیٹرویشن (ہوائی سفر) چڑھی، چائے (ہندوستانی چائے) کروڑ (10 ملین) ڈکیٹ دیسی (مقامی) ڈکی (Boot) گورا، جنگلی، لاکھ (100,000) لمپٹ (ٹھگ) آپٹکل (عینک) پریپون (کسی تاریخ سے اگلی تاریخ پر لے جانا) اسٹپنی (فالتو ٹائر) اور ووڈ پی (منگیز) شامل ہے۔ ہنگلش بہت سے الفاظ اور اجزائے جملہ پر مشتمل ہوتی ہے جسے برطانوی یا امریکی آسانی سے نہیں سمجھ سکتے۔ رپورٹ کے مطابق بعض قدیم ہیں، راج کے زمانے کے آثار کے ہیں جیسے ''پکا''۔ دیگر نئی نئی وضع ہوتی ہیں جیسے ''ٹائم پاس'' جس کا مطلب وہ سرگرمی ہے جو وقت گزارنے میں مدد کرتی ہے۔ کاروبار کو اپنی طرف کھینچنے میں ہندوستان کی کامیابی نے حال ہی میں ایک نیا فعل پیدا کیا ہے۔ وہ جن کے باب ہندوستان میں آؤٹ سورس کیے جاتے ہیں انھیں بنگلورڈ (Bangalored) کہا جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished

ارتقائی تبدیلی کے ساتھ ساتھ انقلابی تبدیلی بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ جب کسی ثقافت میں تیزی سے بدلاؤ پیدا ہوتا ہے اور اس کی قدریں اور نظام معنویت ایک بنیادی تبدیلی کے دور میں ہے تب انقلابی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ انقلابی تبدیلی سیاسی مداخلت، تکنیکی اختراع یا ماحولیاتی بدلاؤ کے ذریعہ شروع کی جاسکتی ہے۔ فرانسیسی انقلاب (1789) نے درجہ بندی کے نظام املاک کو تباہ کرنے، بادشاہت کو ختم کرنے، اپنے شہریوں کے درمیان آزادی، مساوات اور اخوت کی قدروں کو دل میں بٹھانے کے ذریعہ فرانسیسی سماج کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ جب مختلف مفہوم رائج ہوا تب ثقافتی تبدیلی واقع ہوئی۔ حالیہ سالوں میں میڈیا خواہ الیکٹرانک ہو یا پرنٹ دونوں کی ہی حیرت انگیز وسعت دیکھی گئی۔ کیا آپ کے خیال میں میڈیا نے ارتقا یا انقلابی تبدیلی پیدا کی ہے؟ ہم اب ثقافت کی مختلف جہات سے شناسا ہیں۔ ہم نے فرد اور سماج کے درمیان باہمی جوابی عمل کے بارے میں باب 1 میں جو بات شروع کی تھی اس پر واپس آنے کے لیے اب سماج کاری کا تصور پر بات کرتے ہیں۔

III

سماجی میل جول (Socialisation)

میں مانتا ہوں کہ ایک بھرپور زندگی میں ہمارے آس پاس کی ساری چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ ان چیزوں میں پودے، مویشی، مہمان، ضیافت، تہوار، جھگڑے، دوستی، رفاقت، امتیاز، حقارت سبھی شامل ہیں۔ یہ ساری چیزیں ایک ہی جگہ پر موجود تھیں اور وہ تھا میرا گھر۔ اگرچہ اس وقت زندگی کبھی کبھی پیچیدہ سی دکھائی دیتی تھی۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ ان کی کس طرح تکمیل ہوئی تھی۔ یہ شاید اس طرح کے بچپن کی بدولت ہے کہ میں بعض پریشانیوں کی جھلک دیکھ سکا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ میں بلحاظ مجموعی اسے سمجھ سکتا ہے۔ (وید یہی 1945)۔

پیدائش کے وقت کوئی بچہ اس چیز کے بارے میں جسے ہم سماج یا سماجی برتاؤ کہتے ہیں، کچھ نہیں جانتا۔ جوں جوں بچے کا نمو ہوتا ہے وہ نہ صرف مادی دنیا کے بارے میں سیکھنا جاری رکھتا ہے بلکہ اچھا یا اچھی خراب لڑکا یا لڑکی ہونے کا مطلب بھی جاننے لگتا ہے۔ وہ جانتا یا جانتی ہے کہ کس طرح کے برتاؤ کو سراہا جائے گا اور کسے نامنظور کر دیا جائے گا۔ سماج کاری کی تفریق اس عمل کے طور پر کی جاسکتی ہے جس کی وجہ سے بے یار و مددگار بچہ دھیرے دھیرے خود آگاہ، باعلم فرد، ان ثقافت کے طریقوں میں ماہر ہو جاتا ہے جس میں وہ پیدا ہوا ہے۔ درحقیقت سماج کاری کے بغیر کوئی فرد انسانوں کی طرح برتاؤ نہیں کرسکتا۔ آپ میں سے بہت سے لوگ مدنا پور کے ''بھیڑیے جیسے بچے'' (Wolf Children) کی کہانی سے واقف ہوں گے۔ اطلاعات کے مطابق 1920 میں دو چھوٹی لڑکیاں بنگال میں بھیڑ کی کھوہ میں پائی گئیں وہ جانوروں کی طرح چار پیروں سے چلتیں، کچے گوشت کی خوراک پسند کرتیں۔ بھیڑیوں کی طرح آواز نکالتیں اور انسانی بولیوں کی کسی بھی شکل سے محروم تھیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس طرح کے واقعات کی اطلاع دنیا کے دوسرے حصوں سے بھی ملی ہیں۔

اب تک ہم سماجی میل جول اور نوزائیدہ بچے کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ لیکن بچے کی پیدائش بھی ان لوگوں کی

© NCERT not to be republished

زندگی کو بدل دیتی ہے جو اس کی پرورش کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ وہ سیکھنے کے نئے نئے تجربے کے دور سے گزرتے ہیں۔ دادا دادی، نانا نانی اور والدین بنتے وقت سرگرمیوں اور تجربات کا کلی مجموعہ شامل ہوتا ہے۔ بزرگ جب دادا دادی، نانا نانی، بنتے ہیں تب بھی ان کی والدینی حیثیت قائم رہتی ہے۔ بے شک اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ مختلف نسلوں کو جوڑتے ہوئے رشتوں کا ایک اور مجموعہ ڈھلتا ہے۔ اسی طرح بھائی بہن کی پیدائش کے ساتھ چھوٹے بچوں کی زندگی میں بھی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ سماج کاری پوری زندگی چلنے والا عمل ہے اس وقت بھی جب ابتدائی سالوں میں انتہائی نازک عمل کاری واقع ہوتی ہے یہ ابتدائی سماج کاری کا مرحلہ ہوتا ہے۔ ثانوی سماج کاری جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ کسی شخص کی پوری زندگی کا احاطہ کرتا ہے۔

جبکہ افراد پر سماج کاری کے اہم اثرات مرتب ہوتے ہیں، یہ ثقافتی پروگرامنگ، کی طرح نہیں ہے جس میں بچہ جن کے ساتھ ربط قائم کرتا ہے ان کے اثرات مفعولی طور پر جذب کرتا ہے۔ یہاں تک کہ نوزائیدہ بچے بھی اپنی خواہش جتاتے ہیں۔ جب انھیں بھوک لگتی ہے تب وہ روتے ہیں اور اس وقت تک روتے رہتے ہیں جب تک کہ بچے کی دیکھ بھال سے متعلق ذمہ دار اس کا جواب نہ دے دیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح فیملی کے روز مرہ کے معمولات بچے کی پیدائش کے ساتھ پوری طرح از سر نو مرتب کیے جاتے ہیں۔

آپ کو سماجی کنٹرول کے گروپوں کے حیثیت اور کردار کے اور سماجی طبقات بندی کے تصورات کے بارے میں پہلے ہی واقفیت کرائی جا چکی ہے۔ آپ اس سے بھی واقف ہو چکے ہیں کہ ثقافت، معیارات اور اقدار کیا ہیں۔ سارے تصورات یہ سمجھنے میں ہماری مدد کریں گے کہ سماج کاری کا عمل کس طرح واقع ہوتا ہے۔ پہلی مثال میں بچہ فیملی کا ممبر ہے۔ لیکن وہ بڑے قرابت داری گروپ (برادری، خاندان، خیل یعنی گوتر وغیرہ) کا ممبر بھی ہے۔ یہ قرابت داری گروپ بھائیوں، بہنوں اور دیگر رشتہ داروں اور والدین پر مشتمل ہوتا ہے۔ فیملی جس میں وہ پیدا ہوا ہے وہ نیوکلیر یا توسیعی فیملی ہوسکتی ہے۔ یہ بڑی سوسائٹی کا بھی ممبر ہے جیسے قبیلہ یا ذیلی ذات یا خیل (گوتر) یا برادری، مذہبی اور لسانی گروپ ان گروپوں اور اداروں کی ممبر شپ ہر ممبر کے لیے بعض کرداری معیارات اور اقدار عائد کرتی ہے۔ ان ممبر شپ کے لحاظ سے کچھ ایسے کردار ہوتے ہیں جنہیں انجام دیا جانا ہوتا ہے۔ مثال کے لیے بیٹے کا کردار بیٹی، پوتے پوتیوں کا کردار یا طالب علم کا کردار یہ متعدد کردار ہیں جو ساتھ ہی ساتھ انجام دیے جاتے ہیں۔ معیارات، رویے، اقدار یا ان گروپوں کے کرداری طریقوں کے سیکھنے کا عمل زندگی کی ابتدا میں شروع ہوا ہے اور پھر زندگی بھر چلتا رہتا ہے۔

مختلف ذاتوں خطوں یا سماجی طبقات یا مذہبی گروہوں سے تعلق رکھنے والی مختلف فیملیاں خواہ کسی گاؤں میں رہتی ہوں یا شہر میں یا اگر قبیلے سے متعلق ہیں تو کون سے قبیلے سے متعلق ہیں ان کے لحاظ سے سماج کے اندر پائے جانے والے معیارات اور قدریں متفرق ہوتی ہیں۔ درحقیقت حقیقی زبان جو کہ کوئی بولتا ہے وہ اس خطے پر منحصر ہے جہاں کا وہ ہوتا ہے۔ خواہ زبان مقامی بولی سے قریب ہو یا معیاری تحریری شکل میں ہو، یہ فیملی اور فیملی کی سماجی و معاشی اور ثقافتی خاکہ (پروفائل) پر منحصر ہے۔

© NCERT not to be republished

سماجی میل جول کے عوامل وذرائع
(Agencies of Socialisation)

بچے کے سماجی میل جول کا عمل کئی عوامل اور اداروں کے ذریعے واقع ہوتا ہے جس میں شریک رہتا ہے مثلاً خاندان، اسکول، پیشہ ورانہ گروہ اور سماجی طبقے /ذات ، خطے اور مذہب کے ذریعے۔

خاندان(Family)

چونکہ خانگی نظاموں میں وسیع اختلافات پائے جاتے ہیں شیرخوار کے تجربات کسی طرح تمام ثقافتوں میں معیار نہیں قرار پاتے۔ جبکہ آپ میں بہت سے لوگ اپنے والدین اور بھائی بہن کے ساتھ اس فیملی میں رہتے ہیں جسے نیوکلیر فیملی کہا جاتا ہے جبکہ دیگر توسیعی خاندان کے ممبران ہوسکتے ہیں۔ پہلے معاملے میں والدین سماجی میل جول کے سلسلے میں کلیدی عامل ہوسکتے ہیں جبکہ دوسرے معاملے میں دادا دادی، چاچا اور عم زاد زیادہ اہم ہوسکتے ہیں۔

بالعموم کسی سماج کے اداروں میں خاندانوں کے الگ الگ مقامات ہوتے ہیں۔ زیادہ تر روایتی سماجوں میں بڑی حد تک فرد کی سماجی حیثیت کا تعین خاندان کے ذریعہ جس میں کوئی فرد پیدا ہوتا ہے اس کی پوری زندگی کے لیے کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ تب بھی جب سماجی حیثیت پیدائشی یا موروثی نہیں ہوتی۔ اس طرح خاندان کے خطے اور سماجی طبقے جس میں کوئی فرد پیدا ہوتا ہے

© NCERT not to be republished

سرگرمی 6

بتایئے کس طرح ایک نوکرانی کا بچہ خود کو ان بچوں سے الگ محسوس کرتا ہے جہاں اس کی ماں کام کرتی ہے اور وہ کون سی چیزیں ہیں جنہیں وہ آپس میں بانٹ سکتے ہیں یا ان کا تبادلہ کرسکتے ہیں؟

ظاہر ہے کہ ایک کپڑوں پر زیادہ خرچ کرتا ہے تو دوسرا زیادہ چوڑیاں پہنتا ہے۔

ہوسکتا ہے کہ وہ ایک ہی سیریل، فلمی گانے سنتا اور دیکھتا ہو جب کہ دوسرے بچے ایک دوسرے سے عام زبان سیکھتے ہوں۔

اب آپ خود خاندان پڑوس اور گلی بازار وغیرہ میں تحفظ کا احساس جیسے مشکل شعبوں کے بارے میں سوچئے۔

سرگرمی 7

بتایئے درج ذیل میں سے کن چیزوں کی موجودگی یا غیر موجودگی ایک فرد کو سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے؟

(موجودگی) ٹیلی ویژن/میوزک سسٹم

(جگہ) آپ کا اپنا کمرہ

(وقت) اسکول اور گھر کے کاموں میں توازن

(مواقع) سفر، موسیقی کی کلاس

(آپ کے آس پاس کے لوگ)

سماجی میل کے طریقوں پر کافی تیزی سے اثر ڈالتے ہیں۔ بچے اپنے والدین یا اپنے آس پاس یا کمیونٹی میں دوسروں کی کرداری خصوصیات کو اختیار کرتے ہیں۔

بے شک شاید ہی کوئی بچہ اپنے والدین کے نظریے کو بغیر کسی حجت کے آسانی سے اختیار کرتا ہے۔ یہ خاص طور پر معاصر دنیا میں صحیح ہے جس میں تبدیلی جاری وساری رہتی ہے۔ اس کے علاوہ سماج کاری ایجنسیوں میں کافی تنوع ہونے کے سبب بچوں، نوعمر لوگوں اور والدین نسل کے نظریات میں کافی فرق ہوتا ہے۔ کیا آپ کوئی ایسی مثال کی نشاندہی کر سکتے ہیں جب آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ نے خاندان سے جو کچھ سیکھا تھا وہ آپ کے ہم سرگروپ سے بالکل مختلف ہے یا میڈیا یا اسکول سے بھی مختلف ہوسکتا ہے۔

ہم سرگروہ (Peer Groups)

سماج کاری کی ایک اور ایجنسی ہم سرگروہ ہے۔ ہم سرگروہ ایک ہی عمر کے بچوں کے دوستی گروپ ہیں۔ بعض ثقافتوں میں خصوصاً چھوٹے روایتی سماجوں میں ہم سرگروہ عمر گریڈ کے طور پر رسمی ہیں۔ بغیر رسمی عمر گریڈ کے بھی چار پانچ سال کی عمر کے بچے عام طور پر اپنی عمر کے دوستوں کی رفاقت میں کافی وقت گزارتے ہیں۔ لفظ ہم سر کا مطلب ہے برابر کے اور نوعمر بچوں کے درمیان دوستانہ رشتے قائم ہوتے ہیں وہ معقولیت پر مبنی مساوات کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ ایک زوردار یا جسمانی طور پر مضبوط بچہ کسی حد تک دوسروں پر غالب آنے کی کوشش کرتا ہے۔ خاندان کی صورتحال میں انحصاری و دیعت کے مقابلے تفویض کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ والدین کو اپنے قوت یا اقتدار کے سبب اپنے بچوں پر ضابطہ اخلاق عائد کرنے کے اہل (مختلف درجوں میں) ہوتے ہیں۔ ہم سرگروپوں میں اس کے برعکس ایک بچہ مختلف قسم کے تعامل دریافت کرتا ہے جس میں برتاؤ کے قواعد کو عملاً پرکھتا ہے اور جائزہ لیتا ہے۔

کسی فرد کی پوری زندگی میں ہم سر رشتے اہم بنے رہتے ہیں کام پر اور دیگر سیاق وسباق میں ایک ہی عمر کے لوگوں کے غیر رسمی گروہ عموماً افراد کے رویوں اور برتاؤ کو شکل فراہم کرنے میں قائم پذیر اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

سرگرمی 8

اپنے ذاتی تجربے کا اظہار کیجیے۔ دوستوں کے ساتھ اپنے تعامل کا موازنہ اپنے والدین اور دیگر بزرگوں کے ساتھ تعامل سے کیجیے۔ کیا فرق ہے؟ کیا کرداروں اور حیثیت پر پہلے ہوئے مباحثے کے ذریعہ فرق کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

اسکول (School)

اسکول کی تعلیم ایک رسمی عمل ہے؛ اس میں مطالعہ کیے جانے والے مضامین کا ایک متعین نصاب ہوتا ہے۔ تاہم اسکول زیادہ گہرائی و باریک بینی کے لحاظ سے بھی سماج کاری ایجنسیاں ہیں۔ رسمی نصاب کے ساتھ ساتھ ایک مخفی نصاب بھی ہوتا ہے جیسا کہ بعض ماہرین سماجیات کا کہنا ہے جو بچوں کی آموزش پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ہندوستان اور جنوبی افریقہ دونوں جگہ ایسے اسکول ہیں جہاں لڑکیوں سے (شاذ و نادر ہی لڑکوں سے) توقع کی جاتی ہے وہ اپنے کلاس روم کی صفائی کریں۔ جبکہ کچھ اسکولوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کو ان کاموں کو کرانے کے ذریعہ جن کی توقع عام طور پر ان سے نہیں ہوتی، اس بات کو رد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کیا آپ ایسی مثالوں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں جو دونوں رجحانات ظاہر کریں۔

© NCERT not to be republished

ماس میڈیا(Mass Media)

ماس میڈیا ہماری روز مرہ زندگی کا ایک ناگزیر حصہ بنتا جارہا ہے۔ جہاں آج کل الیکٹرانک میڈیا جیسے ٹیلی ویژن میں وسعت ہورہی ہے وہیں پرنٹ میڈیا کی بھی اہمیت بڑھتی جارہی ہے۔ حتیٰ کہ انیسویں کے ہندوستان میں ابتدائی پرنٹ میڈیا میں بھی طرزعمل و اطوار کی کتابیں ہوا کرتی تھیں جن میں گھر کی بہتر دیکھ بھال اور زیادہ نرم گفتار وشائستہ بیویاں بننے کی ہدایات دی گئی ہوتی تھیں۔ یہ کتابیں متعدد زبانوں میں ہوتی تھیں اور اس زمانے میں بہت مقبول تھیں۔ میڈیا معلومات کی رسائی زیادہ معاشرتی بنا سکتا ہے۔ الیکٹرانک ترسیل وہ ہے جو گاؤں تک پہنچ سکتی ہے جو دیگر علاقوں سے سڑک کے ذریعہ نہیں جڑا ہوتا اور جہاں خواندگی کے مراکز نہیں قائم ہوتے۔

بچوں اور بالغوں پر ٹیلی ویژن کے اثرات کے بارے میں کافی تحقیق ہوئی ہے۔ برطانیہ میں ایک مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیلی ویژن دیکھنے میں بچے جو وقت صرف کرتے ہیں وہ ایک سال کے تقریباً ایک سو اسکولی دنوں کے برابر ہے۔ اور اس معاملے میں بالغ بھی بہت پیچھے نہیں ہیں۔ اس طرح کے مقداری پہلوؤں کے علاوہ جو اس طرح کی تحقیق سے ابھرتے ہیں وہ ہمیشہ اپنے مفہوم میں نتیجہ خیز یا حتمی نہیں ہوتے۔ پردے پر دکھائے جانے والے تشدد اور بچوں میں پائے جانے والے جارحانہ برتاؤ کے درمیان واسطہ اب بھی بحث کا موضوع ہے۔

میڈیا کیسے لوگوں پر اثر انداز ہوتا ہے اگر کوئی اس بارے میں قیاس نہیں لگا سکتا تو بھی یہ یقینی ہے اثرات کا دائرہ کیا ہے خواہ معلومات کے لحاظ سے ہو یا تجربے کے ان میدانوں کے انکشاف کے بارے میں ہو جو کسی کی پہنچ سے دور رہا ہو۔ ہندوستان کے ٹیلی ویژن سیریلوں اور فلموں کے سامعین کی تعداد نائیجیریا، افغانستان جیسے مما لک اور تبت کے تارکین وطن میں خاصی بڑی ہے۔ تاشقند میں ڈبنگ کے بعد ٹیلی ویژن پر مہابھارت دکھایا گیا لیکن بغیر ڈبنگ کے ہی لندن میں اسے ان بچوں نے بھی دیکھا جو صرف انگریزی بولتے ہیں!

سماجی میل جول کے دیگر عوامل و ذرائع (Other Socialising Agencies)

مذکورہ سماج کاری ایجنسیوں کے علاوہ کچھ اور گروپ یا سماج سیاق و سباق ہیں جس میں افراد اپنی زندگی کا خاصہ حصہ گزارتے ہیں۔ سبھی ثقافتوں میں کام ایک اہم پس منظر ہے جس میں سماج کاری عمل جاری رہتا ہے۔ تاہم یہ صرف صنعتی سوسائیٹیاں ہیں جہاں لوگوں کی ایک بڑی تعداد کام کے لیے جاتی ہے، یعنی ہر دن کام پر ایسے مقامات پر جاتی ہے جو گھر سے بالکل علاحدہ ہوتے ہیں۔ روایتی معاشروں میں بہت سے لوگ زمینوں پر کمیٹی کرتے ہیں جو کہ ان کے رہنے کے مقامات سے قریب ہوتی ہے یا اپنے جائے مقامات کے ورکشاپ میں کام کرتے ہیں (صفحہ میں ویژول دیکھیں)۔

سرگرمی 9

آپ جاننا چاہتے ہوں گے کہ کس طرح لوگ خود سے مختلف ماحول کے سیریلوں سے ہم آہنگی پیدا کرتے ہوں گے یا اگر کوئی بچہ اپنے دادا دادی یا نانا نانی کے ساتھ ٹیلی ویژن دیکھ رہا ہے تب کیا یہاں پروگراموں کے بارے میں اختلاف رائے ہے کہ کون سا پروگرام دیکھنا بہتر ہے اور اگر ایسا ہے تو زاویہ نگاہ میں کیا فرق پیدا ہوتا ہے؟ کیا یہ فرق دھیرے دھیرے کم یا معتدل ہوسکتے ہیں؟

© NCERT not to be republished

درج ذیل رپورٹ پر نظر ڈالیں اور بحث کریں کہ ماس میڈیا بچوں پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔

شکتی مان سیریل کچھ سال پہلے ٹیلی کاسٹ ہوا تھا جس کے اثر کے تحت بچے عمارتوں سے چھلانگ لگانے کی کوشش کر رہے تھے۔ نتیجتاً مہلک حادثات رونما ہوئے۔طبی ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ ''تقلید کے ذریعہ آموزش'' وہ طریقہ ہے لوگ جس کی پابندی اکثر کرتے ہیں اور بچے اس سے الگ نہیں ہیں۔

سماجی میل جول اور انفرادی آزادی (Socialisation and Individual Freedom)

یہ غالبًا عیاں ہے کہ عام صورتحال میں سماج کاری لوگوں کو پوری طرح کبھی مطیع نہیں بنا سکتی۔ بہت سے عوامل ہیں جو تصادم کو بڑھاوا دیتے ہیں۔ سماج کاری ایجنسیوں کے درمیان تصادم ہوسکتا ہے۔ اسکول اور گھر کے درمیان، گھر اور ہم سر گروپوں کے درمیان تصادم ہوسکتا ہے۔ تاہم ثقافتی ماحول جس میں ہم پیدا ہوتے ہیں اور بلوغت حاصل کرتے ہیں وہ ہمارے برتاؤ پر اثر انداز ہوتا ہے، یہ ایسا لگتا ہے کہ انفرادیت یا آزادانہ خواہش سے محروم ہونا پڑتا ہے۔ اس طرح کے نظریہ کو سمجھنے میں بنیادی طور پر غلطی کی جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پیدائش سے لے کر موت تک ہم دوسروں کے ساتھ تعامل کرتے رہتے ہیں جو یقینی طور پر ہماری شخصیت پر ہماری اقدار ہیں اور برتاؤ جس میں ہم مشغول ہوتے ہیں ان سبھی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ تاہم سماجی میل جول ہماری حقیقی انفرادیت اور آزادی کے ماخذ بھی ہیں۔ سماج کاری کے دوران ہم میں سے ہر ایک عینیت ذات اور آزاد خیال اور عمل کی صلاحیت کے مفہوم کو فروغ دیتا ہے۔

سماجی میل جول کس طرح جنس پر مبنی ہے؟

ہم لڑکے گلیوں کو بہت سی مختلف چیزوں کے لیے استعمال کرتے تھے، اس جگہ کے طور پر جہاں پر کھڑے ہو کر آس پاس نظر دوڑایا کرتے، آس پاس دوڑنے اور کھیلنے کے لیے اپنی بائیکوں (Bikes) کی حرکت پذیری کی آزمائش کے لیے۔ ایسا لڑکیوں کے لیے نہیں تھا۔ جیسا کہ ہم نے ہمیشہ غور کیا کہ لڑکیوں کے لیے گلی صرف گھر سے سیدھے اسکول جانے کا ذریعہ تھی اور گلی کے اس محدود استعمال پر بھی وہ ہمیشہ گروہ بنا کر جاتی تھیں۔ اس با مقصد انداز کے پس پردہ وجہ شاید ان کا زبردست خوف تھا کہ کہیں انھیں جسمانی یا زبانی آزار نہ پہنچایا جائے (کمار 1986)۔

سرگرمی 10

ہم نے چار ابواب پورے کیے۔ اگلے صفحے کا متن بغور پڑھیے اور درج ذیل مرکزی خیال پر بحث کیجیے۔

- بالغوں کے خلاف سرکشی کے سلسلے میں فرد اور سماج کے درمیان رشتہ۔
- ثقافت کے اقداری جہات قصبے اور گاؤں میں کس طرح مختلف ہیں؟

© NCERT not to be republished

- مفوضہ حیثیت (Ascribed Status) کا سوال جس میں پجاری کی بیٹی کو گھنٹی چھونے کی اجازت دی گئی۔
- سماجی میل جول ایجنسیوں کے درمیان تصادم مثال کے لیے متن کے نوٹ میں ''شکر ہے اس کے اسکولی دوستوں میں کوئی اسے اس طرح نہیں دیکھ سکا۔'' کیا آپ کوئی دوسرا جملہ دریافت کر سکتے ہیں جو اسے سمجھا سکے۔
- جنس پر مبنی = کنگھا کرنا + محافظ + فٹ بال کا نہ کھیلنا
- سزا = ''دم بخود خاموشی'' + چھوٹی روٹی کی واضح غیر موجودگی۔

اس شام مندر کے درشن سے وہ جوش اور ولولے کے غیر معمولی احساس سے لبریز ہوگئی تھی۔ نہیچ پر اس کے اور بڑوں کے درمیان اس وقت بحث ہوگئی تھی جب اس نے مندر کے مقدس اندرونی گوشے کے سامنے گھنٹی بجانے کے اپنے فیصلے کے بارے میں اعلان کیا تھا۔

اگر تھنگم گھنٹی بجا سکتی ہے، تو میں کیوں نہیں'' اس نے گرما گرم بحث کی انھوں نے دکھ بھری آواز کے ساتھ اس کا احتجاج کیا۔ ''تھانگم مندر کے پجاری کی بیٹی ہے۔ اسے گھنٹی چھونے کی اجازت ہے۔

اس نے غصے سے جواب دیا کہ تھانگم روز بعد دوپہر چھپنے اور تلاش کرنے کا کھیل کھیلنے آتی ہے ان میں کسی سے کوئی الگ سا برتاؤ نہیں کرتی۔ مزید برآں اس نے انھیں دانستہ طور پر اکساتے ہوئے مزید کہا، ''ایشور کی نگاہ میں ہم سبھی برابر ہیں۔'' اسے پختہ یقین نہیں تھا کہ آیا یہ جملہ انھوں نے سنا تھا کہ نہیں کیونکہ وہ پہلے ہی بیزار ہو کر اپنی جان چھڑا چکے تھے۔ لیکن نہیچ کے بعد اس نے ان کی سرگوشی سنی کہ جس خطرناک انگلش اسکول پڑھنے وہ جاتی ہے اس کا مطلب تھا انھوں نے یہ بات سن لی تھی—

اسے پورا یقین تھا کہ انھوں نے اس بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ ان بڑوں کے ساتھ تو یہی مصیبت تھی کہ وہ ہمیشہ فرض کر لیتے تھے کہ جب وہ بڑی ہو جائے گی تب وہ جو بھی بات کریں گے تو وہ ہر چیز سمجھ جائے گی وہ ان کی دانش مندی اور اقتدار کو بغیر چوں چرا کے قبول کرے گی اور ان کے خلاف جانے کا تصور نہیں کرے گی۔ ٹھیک ہے وہ انھیں دکھائے گی، اس— وقت گھر پر واپس آنے پر اسے بال بنانے کی نہایت تکلیف دہ رسم کو برداشت کرنا تھا۔ اس کی دادی نے اس کے بال کو تیل کی پوری بوتل لگا دی ہو جیسا کہ اس نے محسوس کیا، ہر چمکتی لٹ کو اس وقت تک الگ کیا جب تک کہ یہ نرم اور سیدھی نہ ہوگئی اور اس کی پیٹھ پر بے جان سی لٹک نہ گئی اس کے بعد اسے خوب کس کر باندھا اس کی چوٹی کو اس طرح گوندھا یا لپٹا جس سے جلد کھنچ جانے کا احساس پیدا ہوا۔ وہ شکرگزار تھی کہ اس کے اسکول کے دوست اسے اس حالت میں نہیں دیکھ سکے۔

وہ کیوں یہ نہیں سمجھتے کہ وہ اس پہرے داری کو کتنا مضحکہ خیز محسوس کرتی۔ جب وہ شہر میں تھے تب اس نے اپنی ماں کو بہت بار یاد دلایا کہ وہ روزانہ اسکول اکیلے جا سکتی ہے۔ اس نے غور کیا کہ فٹ بال کا کھیل کرشن کے مندر کے صحن کے برابر میں پہلے ہی شروع ہو چکا تھا۔ وہ کھلاڑیوں کو دیکھ کر خوش ہوئی بالخصوص کھیل کے عروج پر اس کی خوشی کافی نمایاں ہوتی تھی۔ اور کرخت اور اونچی آواز میں ہونے والے تبصرے کیلونائر کو شدید جھلاہٹ میں مبتلا کر دیتے تھے۔

وہ بھیڑ بھرے مندر کے خاص اندرونی گوشے تک پھرتی سے پہنچی۔ اس سے پہلے کہ اسے اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہوتا یا وہ واپس چلی جاتی۔ وہ عورتوں کے گھیرے کو پھسلن دار سیڑھیوں پر کہنی سے ہٹائے ہوئے تیزی کے ساتھ لشتم پشتم کسی طرح آگے بڑھی۔ بڑی گھنٹی کا مقام اس کے سر کے اوپر ہی تھا۔ اس نے نہایت جوش کے ساتھ اسے چھوا۔ وہ کیلونا کی غضب ناک دھمکیوں کو سن سکتی

© NCERT not to be republished

تھی لیکن وہ پہنچ چکی تھی اوراس نے ایک زور کی گونج کے ساتھ گھنٹی بجائی اور اس سے پہلے کہ سمجھ پاتی کہ کیا ہورہا ہے سیڑھیاں اتر گئی۔

وہ غیر واضح طور پر اس کے تاریک پہلو سے آگاہ تھی اوران دبی دبی آوازوں پر جو اس کا پیچھا کررہی تھیں، قابو پالیا تھا کیونکہ کیلونائر کو موقع تھا کہ وہ وہاں سے نکل سکے۔ وہ بہت ہی زیادہ خواری کی حالت میں تھی۔ ان کی دم بخود خاموشی بولنے کی نسبت زیادہ واضح تھی رات کے کھانے پر اس کی پسندیدہ چھوٹے پاپڑ کی غیر موجودگی کی وجہ بالکل واضح تھی۔ (گیتا کرشنا کٹی کی بیل(The Bell) سے ماخوذ)

فرہنگ

ثقافتی ارتقائیت (Cultural Evolutionism): یہ ثقافت کا ایک نظریہ ہے جس میں دلیل دی جاتی ہے قدرتی انواع کی طرح ہی ثقافت کا بھی ارتقا تنوع اور قدرتی انتخاب کے ذریعہ ہوتا ہے۔

نظام طبقہ (Estates System): یہ پیشے کے اعتبار سے یورپ میں درجہ بند جاگیردارانہ نظام تھا۔ تین درجے تھے: طبقہ امراء (Nobility)، اکابر کلیسا (Clergy) اور تیسرا طبقہ (Third Estate)۔ یہ طبقہ بالخصوص پیشہ ور اور مڈل کلاس کا تھا۔ ہر طبقہ اپنے نمائندے منتخب کرتا تھا۔ کسانوں اور مزدوروں کا کوئی ووٹ نہیں ہوتا تھا۔

تحریری روایت (Great Tradition): یہ ان ثقافتی اوصاف یا روایات پر مشتمل ہے جو تحریر کیے گئے ہیں اور سماج کے ممتاز طبقے جو تعلیم یافتہ اور فاضل ہیں، کے ذریعہ بڑے پیمانے پر قبول کیے جاتے ہیں۔

زبانی روایت (Little Tradition): یہ ان ثقافتی اوصاف یا روایات پر مشتمل ہے جو زبانی چلی آرہی ہیں اور ان پر دیہی سطح پر عمل ہوتا ہے۔

خود شبیہ (Self Image): کسی فرد کی شبیہ جو دوسروں کی نگاہ میں منعکس ہوتی ہے۔

سماجی کردار (Social Roles): سماجی مرتبہ یا حیثیت سے منسلک حقوق اور ذمہ داریاں ہیں۔

سماجی میل جول (Socialisation): یہ وہ عمل ہے جس کے ذریعہ ہم سماج کا فرد بننا سیکھتے ہیں۔

ذیلی ثقافت (Subculture): یہ ایک بڑی ثقافت لوگوں کے ایک گروہ کی نشاندہی کرتا ہے جو خود کو منفرد رکھنے کے لیے بڑی ثقافت سے اپناتے ہیں اور اکثر علامات، اقدار اور عقائد میں تحریف کھینچ تان کرتے ہیں یا اسے الٹ دیتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

مشق

1۔ سوشل سائنس میں ثقافت کی فہم، روز مرہ کے استعمال کے لفظ ثقافت سے کس طرح مختلف ہوتی ہے؟

2۔ ہم کس طرح مظاہرہ کر سکتے ہیں کہ ثقافت کی مختلف جہات ایک کل (Whole) پر مشتمل ہوتی ہیں؟

3۔ کن ہی دو ثقافتوں کا موازنہ کیجیے جس سے آپ واقف ہیں۔ کیا اس کا نسل مرکزی (Ethnocentric) نہیں ہونا مشکل ہے؟

4۔ ثقافتی تبدیلی کا مطالعہ کرنے میں کسی دو مختلف انداز نظر پر بحث کیجیے۔

5۔ کیا وسیع مشربیت (Cosmopolitanism) جدیدیت سے کسی نہ کسی طرح وابستہ ہے؟ نسل مرکزیت کا مشاہدہ کیجیے اور مثالیں دیجیے۔

6۔ آپ کی نسل کے لیے سماجی میل جول کا نہایت موثر عامل آپ کے ذہن میں کون سا ہے؟ کیا آپ کے خیال میں پہلے یہ مختلف تھا؟

© NCERT not to be republished

مطالعے

آرمیلاس، پیڈرو۔ 1968 'دی کنسپٹ آف سیویلائیزیشن، ان سیلس، ڈیوڈ۔ ایڈ۔ دی انٹرنیشنل انسائیکلو پیڈیا آف سوشل سائنس، فری پریس۔ میک ملن، نیویارک۔

برجر، پی۔ ایل۔ 1963۔ انویٹیشن ٹو سوشیولاجی: اے ہیومینسٹک پرسپیکٹیو، پین گوئن ہارمنڈ سورتھ۔

گیرٹز کلف فورڈ 1973۔ دی انٹر پریٹیشن آف کلچرز بیسک بکس۔ نیویارک۔

گیڈینس انتھونی 2001۔ سوشیولاجی۔ بالیٹی پریس، کیمبرج۔

اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی (IGNOU)، یونٹ 9 ایجنسیس آف سوشیلائزیشن۔

اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی (IGNOU)، یونٹ 8 نیچر آف سوشیلائزیشن۔

کوٹیک کانریڈ صفحہ 1994 اینتھراپولوجی: دی ایکسپلوریشن آف ہیومن ڈائیورسٹی، چھٹا ایڈیشن، McGraw-Hill، نیویارک۔

کرشن کمار، 'Growing up Male in Seminar' 1986 318 فروری۔

لارکن، برائن 2002 'انڈئن فلمز اینڈ نا نجیریا لورز، میڈیا اینڈ دی کریشین آف پیرالل ماڈرنٹیز'، ان ایڈز یوئیر جوناتھن اینڈ روسالڈو، ریناٹو۔ دی اینتھر اپولوجی آف گلوبلائیزیشن: اے ریڈر بلیک یل، مالڈن۔

میلینو وسکی، برونسلا 1931 'کلچران سیلیگ مین ایڈ۔ انسائیکلوپیڈیا آف دی سوشل سائنسز میک میلن، نیو یارک۔

مکھرجی، ڈی۔ پی۔ 1948/1979 سوشیولا جی آف انڈین کلچر، راوت پبلیکیشنز، جے پور۔

ٹیلر ایڈورڈ بی۔ 1858/1971 پریمیٹیو کلچر: ریسر چیز آنٹو دی ڈیولپمنٹ آف میتھالجی فلاسفی ریلیجن، آرٹ اینڈ کسٹم 2 جلدیں، جلد 1: اوریجنز آف کلچر۔ جلد 2، ریلیجن، ان پریمٹیو کلچر۔ گلوسیسٹر ماس، اسمتھ۔

ووجٹ ایوان زیڈ 1968 'کلچر چینج' ان سیلز ڈیوڈ۔ ایڈ۔ دی انٹرنیشنل انسائیکلوپیڈیا آف سوشل سائنس۔ فری۔ پریس میک میلن نیو یارک۔

ویلیمس ریمنڈ۔ 1976 کیورڈز: اے ووکیبلری آف کلچر اینڈ سوسائٹی فونٹانا/کروم ہیم، لندن۔

© NCERT not to be republished